اہلِ اسلام کی دُنیوی صلاح و کامیابی اور
اُخروی فلاح و سُرخروئی سے متعلق کچھ اَنمول نصیحتیں

فکرِ آخرت

حضرت مفتی مولانا حافظ محمد عبد السمیع سہارن پوری رحمہ اللہ
مرید و خلیفہ حضرت مولانا حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ

ترتیب و تہذیب
مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی

نوری مشن، مالیگاؤں — اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر مالیگاؤں

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۲۹

بفیض: تاجدارِ اہلِ سُنّت حضور مفتی اعظم و جانشین مفتی اعظم حضور تاج الشریعہ علیہما الرحمۃ

اَہل اِسلام کی دُنیوی صلاح و کامیابی اور اُخروی فلاح و سرخروئی سے متعلق کچھ اَنمول نصیحتیں

عمر بھر مرنے کی تیاری میں ہیں مصروف لوگ
ایک دن کے جشن کا ہوتا ہے کتنا اہتمام

فکر آخرت

از: حضرت مفتی مولانا حافظ **محمد عبد السمیع سہارن پوری** - رحمہ اللہ-

مرید و خلیفہ حضرت مولانا حاجی **اِمداد اللہ مہاجر مکی** - رحمہ اللہ-

ترتیب و تہذیب: **محمد اَفروز قادری چریاکوٹی**

ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں

رابطہ: مدینہ کتاب گھر، مدینہ مسجد، اولڈ آگرہ روڈ، مالیگاؤں

سن اشاعت ۱۴۴۲ھ/ ۲۰۲۱ء...... ہدیہ: دُعاے خیر

نقشِ اوّلین

اِسلامی معاشرہ جیسے جیسے خیر القرون سے دور ہوتا جا رہا ہے، جذباتِ اِخلاص وعمل اِفلاس زدہ ہوتے جا رہے ہیں، اور دین بیزاری عام ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے میں اصلاحِ معاشرہ کے علم برداروں اور منبر ومحراب کے وارثوں کی ذمہ داری دوآتشہ ہو جاتی ہے۔ جسدِ معاشرہ کو دیمک کی طرح چاٹتی بیماریوں میں ایک مہلک روگ یہ بھی ہے کہ زندگی وموت کی حقیقت قلب مسلم سے قریباً محو ہو گئی اور اس کا جینا مرنا اِسلامی نہ رہا، اس میں کچھ تو ہندوانہ رسم ورواج کی عمل داری ومداخلت ہے اور کچھ علم سے نابلدی نے بیڑا غرق کیا۔

تاہم اَعلامِ اُمت اور مصلحین ملت کسی دور میں اپنے فرائض منصبی سے غافل نہ رہے اور ہمیشہ بچھڑے ہوئے آہووں کو سوے حرم لے جانے کی مومنانہ مساعی کرتے رہے۔ ایسی ہی عبقری الزمان شخصیات میں ایک نابغۂ عصر شخصیت مولانا محمد عبدالسمیع بیدؔل سہارن پوری کی ہے۔ جنھوں نے اپنے عہد میں بہت سے فکری واِعتقادی فتنوں کے سدباب میں بڑا نمایاں کردار اَدا کیا۔ اس حوالے سے لکھی گئی آپ کی جامع ووقیع کتاب 'انوارِ ساطعہ' ہنوز لاجواب ہے۔ مستزاد یہ کہ درجنوں اکابر واَساطین اُمت نے اس پر تقاریظ لکھ کر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

کتاب چوں کہ کافی ضخیم ہے اور اس کا ہر باب اس لائق ہے کہ اسے الگ سے کتابی شکل میں پیش کیا جائے؛ تاہم اس کا 'لمعہ سادسہ' جو اَموات کے سلسلے میں چند نصیحتوں پر مشتمل ہے کچھ زیادہ ہی فکر انگیز اور عبرت خیز ہے؛ اس لیے اسے 'فکرِ آخرت' کے عنوان سے کتابچے کے روپ میں ڈھال کر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اِس اُمید پر کہ ایک پاکیزہ، شفاف اور بامقصد زندگی جینے میں اس سے خاطر خواہ مدد لی جائے گی اور توشۂ آخرت جمع کرنے میں یہ نصیحتیں باذن اللہ مسیحائی کا کام کریں گی۔ اللہ دونوں جہاں میں ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین

محمد اَفروز قادری چریاکوٹی

یکم شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ......۱۵/ مارچ ۲۰۲۱ء بروز دوشنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت : جب کسی کا کوئی قریبی عزیز مرجائے تو چاہیے کہ اس کی موت پر صبر کرے تا کہ اَجر وثواب کا مستحق ہو۔طبرانی اورابن مَندہ نے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ بھی بیان ہے کہ :

ملک الموت نے آں حضرت-صلی اللہ علیہ وسلم- سے بیان کیا کہ میں آدمی کی روح قبض کرتا ہوں، جب اس کے لواحقین رونے لگتے ہیں، میں دروازے پر وہ رُوح لیے کھڑا ہوجاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اے رونے والو! قسم اللہ تعالیٰ کی ہم نے اس آدمی پر بالکل ظلم نہیں کیا، وقت سے پہلے جلدی نہیں کی اور روح قبض کرنے میں ہماری کچھ خطا نہیں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہو تو ثواب پاؤ گے ،اور برا مانو گے تو گنہ گار ہوگے،اور ہم کو تمہاری طرف پھر آنا ہے،تو ہوشیار رہنا......-الیٰ آخرہ-

نصیحت: تدفین کے بعد کسی قدر میت کی قبر پر ٹھہرنا چاہیے۔کچھ پڑھیں اور میت کے لیے دعا کریں۔''فتاویٰ عالم گیری'' میں ''جوہرۂ نیرہ'' کے حوالے سے نقل ہے :

و یستحب إذا دفن المیت أن یجلسوا ساعة عند القبر بعد الانفراغ بقدر ما ینحر جزور و یقسم لحمها یتلون القرآن و یدعون للمیت .

درمختار میں ہے :

و یستحب جلوس ساعة بعد دفنه لدعاء و قراء ة بقدر ما ینحر الجزور و یفرق لحمه .

دونوں عبارتوں کے معنی یہ ہیں کہ میت کو دفن کرنے کے بعد وہاں اتنی دیر ٹھہرنا مستحب ہے جتنے میں اونٹ ذبح ہوکر اس کا گوشت تقسیم ہوجائے، (اس دوران) قرآن پڑھنا چاہیے اور میت کے لیے دعا بھی کرنی چاہیے۔

شامی نے ''ردالمحتار'' میں اس حکم کو مسلم رکھا، اور اس پر مزید دو حدیثیں بھی نقل کی ہیں :

ایک سنن ابوداؤد سے :

كان النبي –صلى الله عليه وسلم– إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلٰى قَبْرِهٖ وَ قَالَ اسْتَغْفِرُوْا لأَخِيْكُمْ وَ اسْئَلُوا اللّٰهَ لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ .

یعنی نبی کریم -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے، اس کی قبر پر ٹھہرتے، اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت اور ثبات قدمی کی دعا کرو؛ کیوں کہ اَب اس سے سوال ہوگا۔

دوسری حدیث بروایت مسلم مشکوٰۃ میں موجود ہے :

و عن عمرو بن العاص قال لابْنِهٖ وَ هُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَلاَ تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَ لاَ نَارٌ فَإِذَا دَفَنْتُمُوْنِي فَشَنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ أَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَ يُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَ أَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِرُسُلِ رَبِّي –رواه مسلم– .

یعنی حضرت عمرو بن العاص -رضی اللہ عنہ- سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی حالت نزع میں اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جب میں مرجاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی عورت ہونی چاہیے اور نہ ہی آگ۔ پھر جب مجھے دفن کرو، اور مجھ پر آہستہ سے مٹی ڈال لو تو میری قبر کے اِردگرد اتنی دیر کھڑے رہو کہ جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کردیا جائے، تاکہ میں تمہارے ساتھ مانوس ہولوں نیز یہ بھی جان لوں کہ اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دوں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

دیکھیے یہ فعل، رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- صحابہ کرام اور مفتیانِ دین سے نہایت صحیح اور معتمد طور پر ثابت ہے۔ معلوم نہیں کیوں لوگوں نے اسے ترک کردیا۔ چاہیے کہ اہل اسلام اس

کی تعمیل کریں، اگر کاروبار یا کسی اور ضرورت کی وجہ سے تمام آدمی نہ ٹھہر سکیں تو میت کے دوست آشنا اور اعزہ و اقربا میں سے چند ہی آدمی ٹھہریں، قرآن پڑھیں اور میت کے لیے دعا و استغفار وغیرہ کریں۔

نصیحت: آدمی کو چاہیے کہ اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھے۔ ایک حدیث میں آیا ہے :

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم-! شہیدوں کے درجے میں کوئی اور بھی ہوگا؟ فرمایا ہاں! جو کوئی ہر روز بیس مرتبہ اپنی موت کو یاد کیا کرے گا۔

نصیحت: آدمی کو چاہیے کہ موت کے لیے تیار رہے اور اپنا وصیت نامہ لکھ کر ساتھ رکھے، جس کسی کا قرض ذمہ پر ہو، اور جو کچھ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اس کے ذمہ ہو یا قسم توڑنے کا کفارہ ذمہ پر ہو وہ سب اس کاغذ میں لکھ دے؛ اس لیے کہ کیا خبر کس وقت اس کی موت آجائے اور مرتے وقت زبان سے وصیت نکلے نہ نکلے، اس کاغذ کو دیکھ کر وارثانِ میت تعمیل کر دیں گے۔

نصیحت: جب کوئی آدمی مر جائے اور اس کا کوئی قریبی عزیز اپنے خاص مال سے اس کے لیے فاتحہ کرے تو اس میں کسی فقیہ و محدث کو کلام نہیں؛ لیکن خاص میت کا مال اگر اس کام میں صرف کرنے لگیں تو اس میں یہ شرط ہے کہ اس کے وارثوں میں کوئی نابالغ لڑکی یا لڑکا نہ ہو؛ اس لیے کہ ترکہ مورث کے مرنے کے بعد وارثوں کی ملک ہو جاتا ہے تو اگر وارث بالغ ہیں اور سب موجود ہیں تو وہ مال خاص ان کا ہو گیا، اور اگر ان میں سے کوئی غائب تھا؛ مگر اجازت دے دی تھی تو اس صورت میں ان کو اختیار ہے جس قدر چاہیں میت کے لیے صرف کریں۔

لیکن اگر سب نابالغ ہیں تو پورا ترکہ میت ان کی ملک ہو گیا، اب میت کے ایصال ثواب کے لیے اس کا صرف کرنا جائز نہیں، نہ کپڑا، نہ کھانا، نہ روپیہ، نہ پیسہ، صرف تجہیز و تکفین میں جو اُٹھے وہی درست ہے اور بس۔ اور اگر بعض وارث نابالغ ہیں تب بھی چوں کہ نابالغوں کا حصہ کل اشیاے ترکہ میں مشترک ہے؛ اس لیے ایصالِ ثواب کی غرض سے اس کا صرف بھی جائز نہیں۔

فتاویٰ عالم گیری کی- جلد خامس- میں ہے :

و إن اتخذ طعاما للفقراء كان حسنا إذا كانت الورثة بالغين فإن كان في الورثة صغير لم يتخذوا ذلك من التركة .-كذا في التتارخانية –

یعنی اگر بالغ ورثہ کے مال سے فقرا و مساکین کے لیے کھانا تیار کیا گیا تو بہت اچھا؛ لیکن اگر وارثین نابالغ ہوں تو ان کا ترکہ استعمال میں نہیں لایا جاسکتا - تاتارخانیہ میں ایسا ہی ہے-

یہ حکم' کچھ فاتحہ کے کھانے کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ اس قسم کے ترکے کی چیز لباس یا کھانا یا نقد، نہ تو مسجد میں دی جائے ، نہ کسی مدرسہ میں، نہ کسی فقیر کو اور نہ کسی عالم کو۔ ہاں! اگر شرعی طور پر ترکہ کی تقسیم ہو جائے ،اور صغیر وارث کو اس کا حصہ دے کر بالغ وارثین اپنے حصہ سے خرچ کردیں یا عورت اپنے مہر کے دعویٰ میں وارث ہو کر اپنے حصہ مملوکہ سے صرف کردے تو یہ جائز ہے،خواہ مدارس و مساجد میں دیں خواہ فاتحہ کریں اور مساکین کو کھلائیں۔ یہ مسئلہ نہایت اہم ہے اسے ضرور یاد رکھنا چاہیے۔

نصیحت: جب کوئی وارث اپنے مورث کی طرف سے کھانا کھلائے تو نمود اور بڑائی ظاہر کرنے کے لیے نہ کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے :

مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ .

یعنی جو کوئی لوگوں کو اپنی سخاوت اور داد و دہش کی تعریف سنوائے ،یعنی اپنی شہرت اور فخر چاہے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو سب کے سامنے ذلیل کرے گا۔

تو اس صورت میں مردہ کو ثواب پہنچنا تو کیا ممکن' وہ عتاب الٰہی میں گرفتار ہوگا۔ تو وہی مثل ہو جائے گی کہ ''محنت برباد گناہ لازم''۔ اور کھانے والوں کو بھی چاہیے کہ معلوم کریں کہ یہ کسی کے مقابلے میں فخریہ کھانا تو نہیں بنوا رہا ہے کہ فلاں شخص نے کیا کھانا بنوایا! میں اس سے بڑھ کر بنواتا ہوں؛ تو ایسی دعوت ہی نہ قبول کریں ،خواہ وہ کھانا غمی و ماتم کا ہو یا شادی و خوشی کا!!۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم- نے فرمایا :

جب دو آدمی ایسے ہوں کہ ایک کی ضد میں دوسرا بڑائی حاصل کرنے کے لیے کھانا زیادہ بنوائے تو ایسے شخص کی دعوت قبول نہ کی جائے اور نہ اس کو کھانا ہی کھلایا جائے۔

-مشکوۃ میں ایسا ہی ہے-

نصیحت: یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ قرض دار آدمی کا صدقات کرنا -خواہ اپنے لیے کرے یا میت کے لیے- شرع میں مستحسن نہیں۔

صاحب مجمع بحار الانوار لفظ ظهر کی تحقیق میں فرماتے ہیں :

خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنىً ، و لا صدقة كاملة عن ظهر غنى و هو رد عليه أي الشيء المتصدق به غير مقبول لأن قضاء الدين واجب .

یعنی اچھا صدقہ وہ ہے جو فراغت کی حالت میں دیا جائے۔ اور صدقہ کاملہ وہی صدقہ ہوتا ہے جو فراغت کی حالت میں دیا جائے اور جو ایسا نہ کرے تو وہ صدقہ رد ہے، یعنی وہ صدقہ قبول نہ کیا جائے گا؛ کیوں کہ قرض کا اَدا کرنا اس پر واجب تھا، اس نے واجب کو چھوڑ کر صدقہ نافلہ کیوں کیا!۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ طریقہ اچھا نہیں، بالخصوص جب کہ سودی قرض دے کر بہم پہنچائے یہ تو نہایت ہی برا کام ہے، ایسا آدمی محض 'الحمد شریف اور سورتیں پڑھ کر بخش دیا کرے۔

نصیحت: اگر وارثانِ میت' مذکورہ شرطوں کے ساتھ کھانا کھلائیں تو بہتر یہ ہے کہ غریب رشتہ داروں، ہم سایوں اور اہل محلّہ کو مقدم رکھیں۔ فقہا - باب الزکوۃ - میں لکھتے ہیں :

لا تقبل صدقة الرجل و قرابته محاويج حتى يبدأ بهم فيسد حاجتهم .

یعنی ایسے شخص کا صدقہ قبول نہیں کیا جاتا کہ جس کے اہل رشتہ محتاج ہوں (اور یہ

دوسروں کو دیتا پھرے) یہاں تک کہ ان سے شروع کرے اور پہلے ان کی ضرورتیں پوری کرے۔

ایسا لگتا ہے کہ یہ مشہور مثل ''اوّل خویش بعدہٗ درویش'' اسی کا ترجمہ ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قصبات کے شرفا میں جو رواج ہے کہ میت کا کھانا فاتحہ، چہلم اور بستم وغیرہ برادری کے آدمی بھی کھاتے ہیں تو وہ بھی شاید اسی روایت پر مبنی ہوگا کہ رشتہ دار، ہمسایہ اور اہل محلّہ دوسرے لوگوں پر مقدم ہیں اور ظاہر ہے کہ قصبات کے شرفا میں فراغت اور وسعت کم ہے، اکثر لوگ غریب ہوتے ہیں، اور ایسے آدمی بہت کم ہیں کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہو یا اپنے مکان اور اہل وعیال کے نفقہ سے فارغ ہو کر بھی ان کے پاس کچھ مالیت زائدہ فاضل رہے، بہت تو ایسے ہیں کہ ان کے گھر کھانے کا بھی ٹوٹا ہے اور شریعت میں ایسے لوگ فقرا میں داخل ہیں۔ اسی بنیاد پر بزرگوں نے ان کو کھلانا اور سائلوں اور کوچہ گروں کی بہ نسبت مقدم سمجھا کہ حق ہم سائیگی ومحلّہ داری اور قرابت بھی اَدا ہو جائے اور چیز اپنی جگہ پر بھی صرف ہو جائے۔

پھر اگر برادری کے سو غریب آدمیوں میں کوئی آسودہ صاحب زکوٰۃ بھی شامل کرلیا تو اس میں چوں کہ یہ حکمت ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں یہ نہ پیدا ہو کہ ہم کو حقیر وکنگال سمجھا، تو ایک یا دو باآبرو آدمی کے شامل ہونے سے اُن کی دلی ندامت بھی دفع ہو جاتی ہے، علاوہ ازیں اَغنیا کا کھانا بھی ثواب سے خالی نہیں، گرچہ اس میں فقرا کے کھانے سے کم ثواب ہے؛ لہٰذا اگر یہی نیت اس زمانہ میں بھی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

اور اگر اہل محلّہ اور رشتہ داروں کو اس نیت سے کھلائیں کہ آج میں ان کو کھلا دوں اور کل یہ مجھ کو کھلا دیں گے تو اس صورت میں کوئی ثواب نہ ملے گا؛ اس لیے کہ اِرادہ معاوضہ لینے کا ہے پھر ثواب کہاں؟۔ **فليكن آخر ما أردنا إيراده في هذا الباب و الله هو الهادي للصدق و الصواب .**

(دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ان قیمتی نصیحتوں پر عمل پیرا ہو کر دین ودنیا کو سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اللہ ہر حال میں ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین)

AA'LA HADRAT FOUNDATION INTERNATIONAL (UK)
اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

نوری مشن
Noori Mission
MALEGAON

اعلیٰ حضرت ریسرچ سینٹر

پلاٹ نمبر 38، سروے نمبر 25، اعلیٰ حضرت روڈ، نور باغ، مالیگاؤں

مالیگاؤں میں دینی، فلاحی و علمی اور اشاعتی و تحقیقی خدمات میں توسیع کا عظیم تعمیری منصوبہ



اپیل

تعمیری اشیا سمینٹ، اسٹیل، ریتی، کھڑی اور نقد سے تعاون کیجیے۔

ماہِ رمضان کی بہاروں میں اِس دینی سینٹر کی تعمیر میں حصہ لیں

رابطہ * غلام مصطفیٰ رضوی 9325028586 * فرید رضوی 9273574090 * معین پٹھان 7588815888

نوری مشن : منزل بہ منزل

* اشاعت کتب و رسائل * ترسیل مطبوعات * اشاعت و ترسیل قرآن کنز الایمان * عرس رضوی پر کتابوں کی اسکیم

* میلاد راشن کٹ تقسیم * فلاحی و طبی معاونت * خدمات برائے پرنٹ و سوشل میڈیا * دینی و علمی معاونت

* ریسرچ سینٹر و لائبریری * تربیتی خدمات